سوال

(306)ایسے مرد سے نکاح کرنا جو بیوی کے جملہ حقوق پورے نہ کرسکے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا کسی شخص سے نکاح ہوا، کچھ مدت کے بعد عورت کو پتہ چلا کہ اس کا خاوند ناکارہ، جوئے باز اور فحش کار ہے اور بیوی کے جملہ حقوق پورا کرنے سے بھی قاصر ہے، عورت نے اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے غیر شرعی دھندا شروع کر دیا جس کی بنا پر بیوی اور خاوند کا ہمیشہ جھگڑا رہنے لگا، نوبت بایں جارسید کہ ایک دن مذکورہ خاوند نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اپنے گھر سے نکال دیا، چنانچہ وہ اپنے والدین کے ہاں چلی گئی والدین نے صلح کی کوشش کی لیکن ناکام رہے، بالآخر اس کی بیوی نے اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے عدالتی چارہ جوئی کی۔ بالآخر عدالت نے یک طرفہ کارروائی کرتے ہوئے عورت کے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ دے دیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ عورت عدالتی تنسیخ نکاح کے بعد آگے کسی اور دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ ائمہ کرام کا اس کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عدالت کا فیصلہ نافذ العمل ہے، جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں کہ عدالت مصالحت تو کرا سکتی ہے لیکن طلاق چونکہ خاوند کا حق ہے، اس لئے عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ان کے مابین تنسیخ نکاح کا فیصلہ کرے۔ ہماری ناقص رائے کے مطابق پہلے حضرات کا موقف صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ شریعت نے خاوند کو عورت کے متعلق معاشرت بالمعروف کا پابند کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''تم ان سے دستور کے مطابق زندگی بسر کرو۔'' [۴/النسآء: ۱۹]

اخراجات کی ادائیگی اور دیگر حقوق کی بجا آوری بھی خاوند کے ذمے ہے، جو صورت مسئولہ میں وہ پوری نہیں کر رہا، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو تکلیف دینے کی غرض سے گھروں میں روکے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''تم انہیں تکلیف دینے کے لئے مت روکو کہ تم زیادتی کا ارتکاب کرو۔'' [۲/البقرہ: ۲۳۱]

ان حالات کے پیش نظر عورت اگر مجبور ہو کر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے تو یہ اس کا حق ہے خاوند کو چاہیے تھا کہ وہ عدالت میں حاضر ہو کر اپنی صفائی پیش کرتا، تاکہ عدالت کو یک طرفہ کارروائی کرنے کا موقع نہ ملتا، اب دو ہی صورتیں ہیں:

1۔ اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کو صحیح سمجھتے ہوئے عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔

2۔ وہ اپنی بیوی کو اپنے گھر بسانا نہیں چاہتا۔

دونوں صورتوں میں عدالت کا فیصلہ صحیح اورنافذالعمل ہے۔ عدت گزارنے کے بعد عورت کسی بھی دوسرے آدمی سے نکاح کرسکتی ہے۔ یہ اس کا حق ہے جسے شریعت کسی بھی صورت میں پامال نہیں کرنا چاہتی۔ مسئلہ کی وضاحت کے ساتھ ہم اس تلخ حقیقت کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے، کہ بدقسمتی سے ہمارا شریعت سے تعلق صرف ذاتی مفادات کی حدتک ہے، چنانچہ صورت مسئولہ میں مذکورہ عورت نے اپنے اخراجات کو پورا کرنے کےلئے جو طریقہ کار اپنایا وہ انتہائی قابل نفریں اورباعث لعنت ہے۔ ایک غیرت مند آدمی اس بے حیائی کو اپنے گھر کب گوارا کرسکتا ہے۔ ہمارے نزدیک خاوند کا زدوکوب کرنے کے بعد اسے گھر سے نکال دینے کا یہ اقدام اس کی غیرت کا تقاضا تھا، چنانچہ اس نے اپنے آپ پر دیوث ہونے کا دھبہ نہیں لگنے دیا، جب سر پر مصیبت پڑی ہے تو شریعت کی طرف توجہ کی گئی ہے حق تو یہ تھا کہ جب خاوند اخراجات پورے نہیں کرتا تھا تو اسی وقت شریعت کی طرف رجوع کیا جاتا یا عدالتی چارہ جوئی کے ذریعے اپنا حق لیا جاتا، لیکن شریعت کو نظرانداز کرکے بدکاری اوربے حیائی کا راستہ اختیار کیا گیا، اس طرح حالات مزید خراب ہوگئے، اب اس عورت کو سوچنا چاہیے کہ قرآن وسنت کی درج ذیل آیت کہیں اس پر تو نہیں چسپاں ہو رہی ''بدکار عورتیں بدکار مردوں کےلئے فحش کار مرد فحش کار عورتوں کےلئے ہیں۔'' [۲۴/النور:۲۶]

عورت کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور اپنے گناہ کی معافی مانگے اورآیندہ ایسا اقدام نہ کرنے کا عزم کرے، جس سے اس کی عزت وناموس مجروح ہوتی ہو، تاکہ وہ کسی شریف آدمی کےلئے مزید رسوائی اورخرابی کا باعث نہ ہو۔ مختصر یہ ہے کہ عدالتی فیصلہ کے بعد وہ عدت گزارنے کی پابند ہے۔ اس کے بعد وہ نکاح ثانی کرنے میں آزاد ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:321